شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل حفظہ اللہ کیلئے الوداعی تقریب

16 اگست 2014ء بروز ہفتہ بعد از نماز عصر جامعہ علوم اثریہ جہلم میں شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا، نماز عصر کے فوراً بعد مہمانوں کی آمد کا سلسلہ تیزی سے شروع ہو گیا تھا، انتظامات نماز عصر سے پہلے ہی کر لیے گئے تھے، اب جامعہ کے دفتر میں خاصی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے تھے، اسی دوران شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل صاحب رنجیدہ دل اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ تشریف لے آئے، حاضرین نے ان کا بھرپور استقبال کیا، رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر صاحب نے اپنے دامن میں بیٹھنے کی دعوت دی، دونوں بزرگ سفید ڈاڑھیوں اور نورانی چہروں میں حاضرین کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہے تھے، رئیس الجامعہ کے لیے اب وہ صبر آزما گھڑی آ ہی گئی، جس کے لیے بڑی مشکل سے تیار ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ کی تحمید وستائش اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک کے بعد لڑکھڑاتی زبان اور افسردہ دل سے بولے:

"غمگین دل کے ساتھ، اپنے آپ پر بڑا کنٹرول کر کے اور نہ چاہتے ہوئے ایک خبر آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں، شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل حفظہ اللہ جو کہ 23 سال کا ایک طویل عرصہ ہمارے درمیان رہے، جس میں ایک نئی نسل جوان ہو جاتی ہے، اس عرصہ میں انہوں نے جامعہ کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، اب وہ مجھ سے جامعہ میں مزید تدریسی وانتظامی خدمات سے اجازت طلب کر رہے ہیں، اس بات کا صدمہ مجھ سے زیادہ کسی کو نہیں ہوگا، مگر ان کی پوری گفتگو سننے، بڑی سوچ وبچار اور انہیں روکنے کی ہر ممکن کوشش کے بعد نہ چاہتے ہوئے تیار ہو گیا ہوں، آپ جانتے ہیں کہ پچھلے سال شیخ دل کے عارضہ میں لاحق ہوئے، ہر ممکن کوشش کے باوجود اب ان کی صحت، ادھیڑ عمر اور ناتواں جسم گھر سے باہر رہنے کی اجازت نہیں دے رہا، اگر ان کا عذر معقول ومقبول نہ ہوتا تو میں کبھی ان کی معذرت قبول نہ کرتا۔"

حافظ صاحب کی گفتگو کے بعد کچھ لمحے ہر طرف سناٹا چھا گیا، چہرے مرجھا گئے، آنسو روکنے کے باوجود بہہ پڑے، اس کے بعد رئیس الجامعہ کے حکم پر حاضرین میں راجہ انار گل، ارشد محمود زرگر، مولانا قطب شاہ،